

مدیر کے نام

راجا کرامت حسنین، ٹیکسلا چھاؤنی
 'پاکستان کی خارجہ پالیسی'، سنت رسولؐ کی توہین، 'ڈور سے قتل' اور افغانستان: امریکی سرپرستی میں
 بھارتی نفوذ (اپریل ۲۰۰۶ء) وہ مضامین ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد خون کھول اٹھتا ہے۔ لکھنے والوں نے تو قوم کی
 رہنمائی اور حکمرانوں کی آنکھوں پر بندھی پٹی اتارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب تمام دینی قوتوں، محبت وطن
 حلقوں پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ آنے والے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اجتماعی طور پر کوشش کریں۔

سید ریاض حسین زیدی، ساہیوال
 'پاکستان کی خارجہ پالیسی (اپریل ۲۰۰۶ء) میں موجودہ قیادت کو اپنی ہزیمت اور بدنامی سے صحیح سبق
 سیکھنے کا جو صدق دلانہ مشورہ دیا گیا ہے اسے حسن ظن میں ہی شمار کیا جاسکتا ہے' کیونکہ موجودہ قیادت (اوپر سے
 نیچے تک) ایک غلط کار نظام کی تابع فرمان ہے، اُس سے کسی کا خیر کی توقع عبث ہے۔

سید حامد عبدالرحمن الکاف، یمن
 سائنس اور انجینئرنگ میں عورتوں کی کم نمائندگی (فروری ۲۰۰۶ء) اور اس پر سٹیو سیلر کا تبصرہ کہ
 تحریک آزادی نسوان کا ایجنڈا (فینی سنٹ ایجنڈا) واضح ہے، اور وہ ہے حد سے بڑھا ہوا مرد مخالف معاشرہ تشکیل
 دینا، بڑا چشم کشا ہے۔ اسی پس منظر میں فینی سنٹ تحریک کے ہراول ملک فرانس کے بارے میں یاسمینہ صالحہ
 کا مضمون: 'فرانس: خواتین میں گھروں کی طرف واپسی کا رجحان' (مارچ ۲۰۰۶ء) بڑا بروقت اور معنی خیز ہے۔ گویا
 آخرا لڈکر کا جواب ہے مشرقی اٹلانٹک کی طرف سے مغربی اٹلانٹک کو کہ اب عورتیں یہ مانگتی ہیں اور ان کا انجینئرنگ
 اور سائنس میں کم نمائندگی پانا کوئی غیر متوقع امر نہیں ہے۔ یہ صنف نازک کا فطری رجحان ہے۔

'دارالکفر کی پارلیمنٹ کی رکنیت' (مارچ ۲۰۰۶ء) کے بارے میں ڈاکٹر انیس احمد کے جواب اور
 'فقہ الاقلیت' (فقہ اسلامی کا ایک نیا باب) از محی الدین غازی میں اس نوعیت کے دیگر پیچیدہ مسائل کے لیے
 رہنمائی ملتی ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کے دلائل وزنی اور قابل غور ہیں۔

صباح افضل، لاہور

'شیطان کا رٹون: تہذیبی کروسیڈ' اور 'فیصلہ کن مسئلہ نبوت محمدی' (مارچ ۲۰۰۶ء) دونوں مضامین میں
 اُمت مسلمہ کی تبلیغی ذمہ داریوں پر زور دیا گیا ہے۔ آپ نے سچ کہا کہ 'اصل سہارا اللہ کا ہے، مگر اللہ کے سہارے پر